پنجاب میں قومیائے گئے سات مسیحی سکول واپس کر دیے گئے۔

''اسلام آباد- راولپنڈی کیتھولک ڈایوسس'' کو حکومت پنجاب قومیائے گئے سات اسکول واپس کر رہی ہے۔ ان میں سے چار راولپنڈی اور دو سرگودھا میں واقع ہیں۔ ساتواں سکول اسلام آباد سے ۲۵۰ کلومیٹر جنوب میں دوال [؟ ڈلوال] کا مشن ہائی سکول ہے۔ اس آخر الذکر سکول کی ملکیت ثابت کرنے کے لیے چرچ کو خاصی محنت کرنا پڑی ہے۔ فادر عنایت پطرس نے جب یہ دلیل دی کہ سکول کے احاطے میں مسیحی مبشرین کا مدفون ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس کے مالک مسیحی ہیں، تو سکول کی ملکیت مسیحیوں کے حق میں تسلیم کر لی گئی۔

اکتوبر ۱۹۷۲ء میں نجی شعبے میں کام کرنے والے سکول اور دوسرے تعلیمی ادارے مالیاتی بدعنوانیوں، ناقص انتظام اور بعض سیاسی وجوہ کے تحت قومیائے گئے تھے۔ نتیجتاً مسیحی ادارے بھی صوبائی حکومتوں کی تحویل میں چلے گئے، تاہم مسیحی تنظیموں نے اپنے ادارے واپس لینے کے لیے عدالتوں میں مقدمات درج کرائے۔ کچھ تو مسیحی اثر و رسوخ، اور کچھ وقت کے ساتھ حکومتوں کی پالیسی بدلنے سے قومیائے گئے سکول بعض شرائط کے ساتھ واپس کیے جانے لگے۔ حکومت سندھ نے ان سابق مالک تنظیموں کو سکول واپس دے دیے جو انہیں واپس لینے میں دلچسپی رکھتی تھیں، تاہم پنجاب میں پہلی بار اسلام آباد- راولپنڈی ڈایوسس کو یہ سکول واپس کیے جا رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف سابق مسیحی مالکان ان سکولوں کو واپس لینے کے خواہش مند ہیں، وہیں ۱۹۷۲ء سے اب تک سکولوں کی عمارتوں کے کرائے کا حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں، یا اس عرصے میں اگر عمارتوں کی دیکھ بھال نہیں ہوئی تو ان کی مرمت کے اخراجات چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس ان سابق مسیحی سکولوں میں آج مسلمان اساتذہ کی اکثریت ہے۔ ان کی ملازمتوں کے تحفظ کا مسئلہ ہے، نیز طلبہ و طالبات کے بھی کچھ مطالبات ہیں۔

۲۔ —— عالم اسلام اور عیسائیت، جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء۔

مسیحی سکولوں کی واپسی سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کے بعد ہو رہی ہے جس میں رینالہ خورد کے ایک اسکول کی ملکیت طے کی گئی تھی، تاہم یہ دلیل کہ جن سکولوں کے نام مسیحی ہیں، وہ مسیحی برادری کے قائم کردہ ہیں، پاکستان میں درست نہیں، کیوں کہ سندھ، اور بالخصوص کراچی، میں مسیحی ناموں والے بہت سے سکولوں کے بانی اور منتظم مسلمان ہیں، مگر انہوں نے مسیحی اسکولوں کی شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لیے ان کے مسیحی نام رکھے ہوئے ہیں۔

ایک مسیحی سیمینار کی قراردادیں:

۲۸ نومبر ۱۹۹۹ء کو "ادارہ بیت المومنین - سادھوکے (گوجرانوالہ)" میں "معاشرتی تبدیلی میں مذاہب کا کردار" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار کے شرکاء نے مروجہ الہیاتی سوچ کا تنقیدی جائزہ لیا اور مستقبل میں ابھرنے والے مثبت امکانات کی نشان دہی کی۔ سیمینار کے اختتامی اجلاس میں شرکاء نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادوں کی منظوری دی۔

- ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مقتدر پاکستانی مسیحیوں، اداروں اور تحریکوں نے وطن عزیز میں مقامی تقاضوں سے میل کھاتی مسیحی الہیت کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اس الہیاتی تحریک کو مزید بڑھاوا دینے کی ضرورت ہے، تا کہ الہیاتی تفکر کا عمل پاکستانی سیاق وسباق اور ثقافت کے تناظر میں ہو، نیز مسیحی ایمان اور الہیاتی تفکر کا عمل آخر کار زندگی اور نجات کا پیغام دینے کا عمل ٹھہرے۔
- اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہمارے لوگوں کی تاریخ، لوک روایات اور مذہبی اقدار کا نئے سرے سے مطالعہ اور تجزیہ کیا جائے، کیوں کہ ایسا کرنے سے ایک ایسا دینی ادب اور الہیات پیدا ہوگی جو لوگوں کو غربت اور مظلومیت کے اندھیروں سے نکلنے میں مدد دے گی۔